عرفان شریعت
کامل سہ حصص
مؤلفہ مجدد مائۃ حاضرہ حضرت شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ
سُنّی دارالاشاعت علویہ رضویہ
ڈجکوٹ روڈ
لائل پور

مَنْ یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ

الحمد للہ

کہ مجموعہ مبارکہ جامع مسائل ضروریہ حاوی احکام شرعیہ معدن نکات لطیفہ

مخزن اسرار عجیبہ

یعنی

بعض فتاوے حضور پرنور اعلحضرت مجدد ماتہ حاضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مُسمّٰی بہ

عرفان شریعت

حصہ اوّل و دوّم و سوّم

جنکو مولوی محمد عرفان علی صاحب قادری رضوی بیسلپوری نے جمع کیا۔

الناشر: سُنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ سلائلپور

قیمت ۲/۵۰

سوال ... حتیاطاً سکوت کہ اس سے فسق و فجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں ... نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر۔ اور امثال وعیدات مشروطہ بعدم توبہ لقولہ تعالےٰ فسوف یلقون غیا الا من تاب اور توبہ تادم غرغرہ مقبول ہے اور اس کے عدم پر جزم نہیں اور یہی احوط واسلم ہے مگر اس کے فسق و فجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات مذہب اہلسنت کے خلاف ہے اور ضلالت و بددینی صاف ہے بلکہ انصافاً یہ اس تلبب سے منصور نہیں جس میں نسبت سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا شمہ ہو وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ شک نہیں کہ اسکا قائل ناصبی مردود اور اہلسنت کا عدو وعنود ہے ایسے گمراہ بددین سے مسئلہ مصافحہ کی شکایت بے سود ہے اس کی غایت اسی قدر تو کہ اس نے قول صحیح کا خلاف کیا اور بلاوجہ شرعی دست کشی کرکے ایک مسلمان کا دل دکھایا مگر وہ توان کلمات ملعونہ سے حضرت بتول زہرا و علی مرتضیٰ اور خود حضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ والثنا کا دل دکھا چکا ہے اللہ واحد و قہار کو ایذا دے چکا ہے۔ والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم۔ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذاب مہینا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) سائل نے یہاں بھی قطعیات کے ساتھ قرآن کو منم کیا قطعی کے ہوتے قرینی یا ظنی کی کیا گنتی کسی امر شرعی کے خلاف کی نوکری یا علم ماکان و ما یکون یا نجوب خمسہ میں کلام یا علماء اہلسنت کو سب و دشنام تھا نہیں رکھتے ہیں جن کی اصلاً حاجت نہیں جب علمائے حرمین طیبین زادہما اللہ شرفاً و تکریماً نانوتوی و گنگوہی و تھانوی کی نسبت نام بنام تصریح فرما چکے ہیں کہ یہ سب کفار و مرتدین ہیں اور یہ کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر نہ کہ ان کو پیشوا اور سرتاج اہلسنت جاننا بلاشبہ جو ایسا جانے ہرگز ہرگز صرف بدعتی و بدمذہب نہیں قطعاً کافر و مرتد ہے اور ان تمام احادیث کا کہ سوال میں فتاوی الحرمین سے منقول ہوئیں مورد ہے بلاشبہ اس سے دور بھاگنا اور اسے اپنے سے دور کرنا۔ اس سے بغض اس کی اہانت۔ اسکا رد فرض ہے اور توقیر حرام و ہدم اسلام۔ اسے سلام کرنا حرام۔ اس کے پاس بیٹھنا حرام۔ اس کے ساتھ کھانا پینا حرام۔ اس کے ساتھ شادی بیاہت حرام اور قربت زنائے خالص اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام۔ مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت اسے مسلمانوں کا سا غسل کفن دینا حرام۔ اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر اسکا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھانا اس کے جنازے کی مشایعت حرام

اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام اس [illegible] مین
ثواب حرام بلکہ کفر۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) جواب سابق میں واضح ہو چکا کہ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق فرض ہے اور جب وہ تمام علمائے حرمین شریفین کے متفق علیہ فتوے سے کافر و مرتد ہیں تو مسجد میں توان کا کیا حق۔ حدیث ابن حبان مذکورہ فتاوی الحرمین میں ہے لا تصلوا معھم ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو ان کے پیچھے تو نماز باطل محض ہی ہے۔ صف میں ان کا کھڑا ہونا بھی جائز نہیں کہ ان کی نماز ہی نہیں تو عین نماز میں بالکل خارج از نماز ہیں تو ان کے کھڑے ہونے سے صف قطع کہ غیر نمازی حائل اور صف قطع کرنا حرام ہے نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں من قطع صفا قطعہ اللہ جو صف قطع کرے اللہ اسے کاٹ دے۔ تو جو مسلمانوں میں سربرآوردہ ہو جوان کے منع پر بلا و فتنہ و فساد قدرت رکھتا ہو اس پر فرض ہے کہ انہیں مسجد میں آنے سے روکے اور مسلمانوں کی نماز خراب ہونے سے بچائے مسلمانوں کو نرمی و تفہیم اور جو نہ مانے اسے ہر جائز سختی و تشدد کے ساتھ ان کے میل جول سے باز رکھے کہ یہ نہی عن المنکر تا قدر قدرت فرض قطعی ہے اور جو نہ کرے وہ اسی مجرم کا اس کے عذاب میں ساتھی اصحاب سبت پر جب عذاب الہٰی نازل ہوا کہ فقلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے جو انہیں منع نہ کرتے تھے وہ بھی ان کے ساتھ بندر کر دیئے گئے۔ منع کرنے والوں نے نجات پائی جو ان کے خیالات و حالات پر مطلع ہو کر انہیں عالم جانے یا قابل امامت مانے ان کے پیچھے نماز پڑھے وہ بھی انہیں کی طرح کافر و مرتد ہے کہ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔ اس کے لئے حسام الحرمین کی وہ عبارتیں کہ سوال سوم میں مذکور ہوئیں کافی ہیں یو ہیں جو ان احکام ضروریات اسلام کو کہے یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں وہ بھی کافر ہے محیط و علمگیریہ میں ہے رجل قال آنہا کہ علم آموزند داستانہا است کہ می آموزند او قال باد است آنچہ می گویند او قال تنہ ویر است او قال من علم حیلہ را منکرم ھذا کلہ کفر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴ و ۵) بلاشبہ علمائے اہلسنت پر اعانت سنت و اہانت بدعت تحریراً و تقریراً بقدر قدرت فرض اہم و اعظم ہے اور ہر موذی کو مسجد سے نکالنا بشرط استطاعت واجب اگرچہ صرف زبان سے ایذا دیتا ہو خصوصاً وہ جس کی ایذا مسلمانوں میں بد مذہبی پھیلانا اور اضلال و اغوا ہو ان کی سند میں وہی احادیث